

حضرت مولانا نور محمد ثاقب حقانی\*

گزشتہ سے پیوستہ (۱۳)

(برائے ربط: ج ۵۰، ش ۲)

## اُصولِ حدیث

(علم اُصولِ حدیث میں علماء احناف کی تالیفات و تصنیفات)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ، وَ لَا يَغْلِبُهُ حَيْثُ وَ هُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ،  
وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ ، الْمُخْبِرِ الْمَحْدِثِ عَنْ رَبِّهِ الْحَكِيمِ الْخَبِيرِ ،  
وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ الْهُدَاةِ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُنِيرِ ، وَ عَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الْمَصِيرِ  
اَمَّا بَعْدُ ! کچھلی قسطوں میں علم اُصولِ حدیث ، علوم الحدیث ، علم مصطلح الحدیث اور علم درایۃ الحدیث میں  
ہمارے علماء احناف کی چھ سو (۶۰۰) کتابوں کا تذکرہ کیا جا چکا تھا۔ اب اس علم میں اُن کی دیگر کتابیں  
(مصنفین کی تواریخ و وفات کی ترتیب پر) ذکر کی جاتی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

۶۰۱. ”التَّارِيخُ وَالْعِلَلُ“ (فِي الرِّجَالِ) تَالِيفُ إِمَامِ الْجَرَحِ وَ التَّعْدِيلِ الْحَافِظِ الْكَبِيرِ أَبِي زَكْرِيَا  
يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ بْنِ عَوْنٍ بْنِ زِيَادٍ بْنِ بَسْطَامٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْغَطَفَانِيِّ ، الْمَرِّي ، الْبَغْدَادِيُّ ،  
الْحَنْفِيُّ ، أَصْلُهُ مِنْ سَرَخُسَ ، الْمَوْلُودُ بِقَرْيَةِ نَقِيَا قَرِبِ الْأَنْبَارِ فِي آخِرِ سَنَةِ ۱۵۸ هـ ، الْمَتَوَفَّى  
حَاجًّا بِالْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ فِي الثَّانِي وَالْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقِيلَ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ وَ هُوَ يَرِيدُ مَكَّةَ  
فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ۲۳۲ هـ

(امام یحییٰ بن معین کی حنفیت پر تصریح، بلکہ یہ کہ ”کان حنفیًّا جلدًا غَالِیًّا“ دیگر کتابوں کے علاوہ  
علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی دو کتابوں ”سیر اعلام النبلاء“ ج ۱۱ ص ۸۸ رقم ۱۲۸، اور معرفة الرواة المتکلم فیہم  
بما لا یوجب الردّ ص ۴۹ میں بھی موجود ہے۔

۶۰۲. ”الوَحْدَانِيَّاتُ فِي أَسَانِيدِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِي حَنِيفَةَ“ تَالِيفُ الْإِمَامِ الْمَحْدِثِ الثَّقَةِ  
الْمَعْمَرِ أَبِي حَامِدٍ مُحَمَّدٍ بْنِ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمِيدٍ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ مِيَاكِ الْحَضْرَمِيِّ

\* سابق قاضی القضاة (چیف جسٹس) سپریم کورٹ آف افغانستان و سابق رئیس دارالافتاء المركزية افغانستان

المعروف بالبغرائی ، المولود سنة ۲۲۵ھ ، المتوفی فی أول المحرم سنة ۳۲۱ھ ، روی عنه الدارقطنی و وثقه و ذكره يوسف بن عمر القواس فی شیوخہ الثقات۔

( آئمہ اربعہ میں چونکہ تابعی ہونے کا فخر امام اعظمؒ کو حاصل ہے اور یہ وہ فخر ہے کہ بقول حافظ ابن حجر عسقلانی امام صاحب کے معاصرین میں سے کسی کو نصیب نہیں ہے، نہ امام اوزاعی کو شام میں، نہ حماد بن زید اور حماد بن سلمہ کو بصرہ میں، نہ سفیان ثوری کو کوفہ میں، نہ امام مالک کو مدینہ میں، نہ امام مسلم بن خالد کو مکہ میں، اور نہ امام لیث بن سعد کو مصر میں۔ اور اس کے نتیجے میں امام اعظم ابوحنیفہؒ آئمہ اربعہ میں اس شرف خاص میں ہی امتیازی مقام رکھتے ہیں کہ ان کو بارگاہ رسالت سے براہ راست صرف بیک واسطہ تلمذ حاصل ہے۔ امام صاحب کی ان روایات کو، جو آپ نے صحابہؓ سے سنی ہیں، احادیث یا وحدان کہتے ہیں یعنی وہ روایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیک واسطہ منقول ہوں۔ چنانچہ علامہ سخاویؒ فتح المغیث میں فرماتے ہیں: و الثنائیات فی الموطأ للإمام مالک و الوجدان فی حدیث الامام أبی حنیفة (فتح المغیث شرح ألفیة الحدیث (۱۴:۳))

آئمہ اربعہ میں سے امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کی احادیث میں سب سے عالی روایات ثلاثیات ہیں۔ امام مالکؒ (م ۲۴۹ھ) چونکہ تبع تابعین میں سے ہیں اس لئے ان کی احادیث میں سب سے عالی ثنائی روایات ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کا یہ اعزاز ہے کہ آپ کی سند ان سب سے عالی ہے اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیک واسطہ تلمذ رکھنے کا شرف حاصل ہے یعنی آپ کی سب سے عالی روایات وحدانیات ہیں۔

ارباب صحاح ستہ میں سے چار آئمہ امام بخاریؒ (م ۲۵۶ھ)، امام ابوداؤدؒ (م ۲۷۵ھ)، امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) اور امام ابن ماجہؒ (م ۲۷۳ھ) کی احادیث میں بھی سب سے عالی روایات ثلاثیات ہیں، جبکہ امام مسلمؒ (م ۲۶۱ھ) اور امام نسائیؒ (م ۳۰۳ھ) کی احادیث میں کوئی ثلاثی روایت نہیں ہیں، کیونکہ ان کی اتباع تابعین میں سے کسی شخص سے ملاقات نہ ہو سکی، اسلئے ان کی سب سے عالی روایات رباعیات ہیں۔ صحابہ کرامؓ سے امام ابوحنیفہؒ کی روایت پر مشتمل یہ جزء حافظ ابن حجر عسقلانی کی ”المعجم المفہرس“ اور حافظ ابن طولون دمشقی کی الفہرست الأوسط کی مرویات میں داخل ہے۔)

۶۰۳۔ ”الوجدانیات فی أسانید الامام الأعظم أبی حنیفة“ تالیف الشیخ المحدث البارع أبی الحسین علی بن أحمد بن عیسیٰ النہفقی، المتوفی فی آخر القرن الرابع، و جزء ہ فی احادیث الامام أبی حنیفة عن الصحابة کان متداولاً بین المحدثین۔

(یہ جزء حافظ ابن حجر عسقلانی کی المعجم المفہرس اور حافظ ابن طولون دمشقی کی الفہرست الاوسط کی مرویات میں داخل ہے اور محدث خوارزمی نے اپنی کتاب ”جامع المسانید“ میں اس جزء سے کئی روایات نقل کی ہیں اور اسی طرح ابن خسر والخلجی نے ”مسند امام اعظم“ میں بھی اس جزء کو نقل کیا ہے۔)

۶۰۴. ”الوحدانیات فی أسانید الامام الأعظم أبی حنیفة“ تالیف الامام الحافظ العلامة المتقن أبی سعد اسماعیل بن علی بن الحسین بن محمد بن زنجویہ الرازی السمان، الحنفی، المائل فی العقائد الی الاعتزال، المولود سنة نیف و سبعین و ثلاثمائة، المتوفی سنة ۴۴۳ھ و قیل سنة ۴۴۵ھ، کان تاریخ الزمان و شیخ الاسلام و کان اماماً بلا مدافعة فی القراءات و الحدیث و معرفة الرجال و الفرائض و الشروط و عالماً بفقہ أبی حنیفة، و قال ابن بابویہ: ثقة و أی ثقة، حافظ، مفسر...، روی عنه أبوبکر الخطیب البغدادی و أبوعلی الحداد و جماعة من أهل ری، و کان زاهداً ورعاً قواماً مجتهداً صواماً قانعاً راضیاً، صنف کتباً کثیرة و له تفسیر فی عشر مجلدات یُسَمَّى ”البستان فی تفسیر القرآن“

(امام اعظم کی صحابہ سے مرویات پر انہوں نے جو جزء تالیف کیا ہے اس جزء کی بعض روایتیں حافظ ابن خسر والخلجی نے اپنی روایت کردہ مسند امام ابی حنیفہ میں لائے ہیں، اور شیخ ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المقرئ الشافعی نے امام ابو حنیفہ کی احادیث میں اپنی جزء کو، جو کہ اصول حدیث کے اس سلسلہ تالیفات میں شمارہ نمبر ۳۵۲ میں ضمناً گزر چکا ہے، اس ابوسعمان ہی کی سند سے نقل کی ہے۔)

۶۰۵. ”مَشِیخَةُ أبی سعد السمان“ تالیف الامام الحافظ العلامة المتقن أبی سعد اسماعیل بن علی بن الحسین بن محمد بن زنجویہ الرازی السمان، الحنفی، المولود سنة نیف و سبعین و ثلاثمائة، المتوفی سنة ۴۴۳ھ و قیل سنة ۴۴۵ھ

(یہ کتاب ابن سمان کے اُن شیوخ کے احوال پر مشتمل ہے جن سے انہوں نے ملاقات کی ہے اور اُن کی تعداد ۳۶۰۰ ہے۔)

و الفرق بین ”المَشِیخَة“ و ”المُعْجَم“ اَنَّ المَشِیخَة هی الَّتِی تشتمل علی ذکر الشیوخ الذین لقیهم المؤلف و أخذ عنهم، أو أجازوه و ان لم یلقهم دون ترتیب لِالأسماء فیها، و المعجم هو فی معنی المَشِیخَة ألا اَنَّ الأسماء تُذكر فیہ مرتبةً علی حروف المعجم۔ كما فی ”الإعلام بالتویخ“ ص ۱۱۸، و فی ”الرسالة المستطرفة“ ص ۱۴۰، و ”فہرس الفہارس و الأثبات“ ۲: ۴۱

۶۰۶. ”المُسَلْسَلَات“ (الاحادیث المسلسلة) تالیف الامام الحافظ العلامة المتقن أبی

سعد اسماعیل بن علی بن الحسین بن محمد بن زنجویہ الرازی السّمان ، الحنفی ، المولود  
سنة نیف و سبعین و ثلاثمائة ، المتوفی سنة ۴۴۳ھ و قیل سنة ۴۴۵ھ

۲۰۷. ”المُسَلَّسَات“ (الأحادیث المسلسلة) تالیف الشّیخ الفاضل المُکثر من الحدیث أبی  
بکر و أبی الفضل محمد بن عمر بن عثمان بن عبدالعزیز بن طاهر البخاری الحنفی امام الحنفیّة  
بالحرّم ، المولود سنة ۴۵۱ھ ، المتوفی يوم الأحد ، الرّابع و العشرین من المحرم سنة ۵۲۵ھ

۲۰۸. ”مَشِيخَةُ الْكِنْدِي“ (كتاب كبير) للإمام العلامة المعمر المحدث المفتی شیخ  
الحنفیّة ، و شیخ العربیّة ، و شیخ القراءات ، و مسند الشام تاج الدین أبی الیمن زید بن الحسن  
بن سعید الحمیری الْکِنْدِي البغدادي الحنبلي ثم الحنفی ، المولود ببغداد فی العشرین من  
شعبان سنة ۵۲۰ھ ، المتوفی بدمشق فی السّادس من شوال سنة ۶۱۳ھ

۲۰۹. ”الحاشیة علی أُسْد الغابة فی معرفة الصّحابة“ تالیف الامام العلامة الحافظ علاء  
الدین أبی عبد الله مُغلطای بن قلیج بن عبد الله الْبُکَجَرِي المصری الحنفی ، المولود سنة  
۶۸۹ھ ، المتوفی فی شعبان سنة ۷۶۲ھ

۲۱۰. ”الوحدانيات فی أسانيد الامام الأعظم أبی حنیفة“ تالیف الشّیخ الحافظ المحدث  
الفقیه أبی محمد محیّ الدین عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم بن أبی الوفاء  
القرشي المصری الحنفی ، المولود بالقاهرة فی شعبان سنة ۶۹۶ھ ، المتوفی بها فی السّابع من  
ربیع الأوّل سنة ۷۷۵ھ ، عَدّه الحافظ بن فهد فی ”لحظ الأُلحاظ“ فی زمرة الحفّاظ ، و مَن  
أَخَذَ عنه الشّیخُ الحافظ أبو الفضل زین الدین العراقي شیخ الحافظ ابن حجر-

(صحابہ کرامؓ سے امام ابوحنیفہؒ کی مرویات کے سلسلہ میں انہوں نے جو کتاب اور مستقل ”جزء“ تالیف کی  
ہے اُس کے متعلق اپنی کتاب ”الجواهر المصیّة“ کے مقدمہ میں امام اعظمؒ کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

و ذکرْتُ فی هذا الجزء مَنْ سَمِعَهُ مِنَ الصّحابة وَمَنْ رَأَاهُ

۲۱۱. ”مختصر وفيات الأعیان لابن خلکان“ تالیف الشّیخ العلامة بدر الدین محمود بن  
أحمد العینی ثم المصری ، الحنفی ، المولود سنة ۷۶۲ھ ، المتوفی سنة ۸۵۵ھ

۲۱۲. ”الشّقائِق النّعمانیّة فی علماء الدولة العثمانيّة“ تالیف الشّیخ العلامة أبی الخیر عصام  
الدین أحمد بن مصطفى بن الخلیل الرّومی الحنفی ، المعروف بطاش کبریٰ زاده ، المولود فی  
الرّابع عشر من ربیع الأوّل سنة ۹۰۱ھ ، المتوفی فی سلخ رجب سنة ۹۶۸ھ

(یہ بڑی نفیس کتاب ہے، مولفؒ نے اس میں علماء و مشائخِ روم کی ایک جماعت کے احوال ذکر کئے ہیں، یہ کتاب سلاطین عثمانیہ کی حکومتوں کے طبقات کے مطابق علماء کے طبقات پر مرتب کی گئی ہے۔ یہ حکومتیں عثمان غازیؒ (جس کی بیعت ۶۹۹ھ میں ہوئی جو کہ سلاطین عثمانیہ میں سے پہلے بادشاہ ہیں) کے زمانہ سے لے کر سلیمان خان بن سلیم خانؒ (جس کی بیعت ۹۲۶ھ میں ہوئی) کے زمانہ تک قائم تھیں۔)

۶۱۳۔ ”ذکر اجازة الحديث ، فی القديم و الحديث“ تالیف الشیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد الله المحذث الدهلوی الحنفی ، المتخلص بحقی ، المولود فی المحرم سنة ۹۵۸ھ ، المتوفی فی الثالث و العشرين من ربيع الأول ۱۰۵۲ھ

۶۱۴۔ ”اتحاف الأكابر بمرویات الشیخ عبد القادر“ للشیخ العلامة أبی الفرج محی الدین عبد القادر بن أبی بکر الصدیقی المکی الحنفی ، شیخ الاسلام بمكة و مفتیها ، المولود سنة ۱۰۸۰ھ ، المتوفی سنة ۱۱۳۸ھ

(یہ کتاب حضرت علامہ شیخ الاسلام عبد القادرؒ کے تلمیذ علامہ محدث محمد ہاشم بن عبد الغفور ٹھٹھوی سندھی کی جمع و ترتیب کردہ ہے، اور یہ کتاب مکتبہ حرم کی شریف میں مخطوطہ کی شکل میں موجود ہے۔ ایک دوسرا عکسی نسخہ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الرشید نعمانیؒ کے مکتبہ میں موجود ہے)

۶۱۵۔ ”ذیل نفحة الریحانة للمحبی“ (فی أسماء الرجال) تالیف الشیخ العارف بالله عبد الغنی بن اسماعیل بن عبد الغنی بن اسماعیل بن أحمد بن ابراهیم النابلسی الدمشقی الحنفی النقشبندی القادری ، المولود بدمشق فی الخامس من ذی الحجة سنة ۱۰۵۰ھ ، المتوفی بها فی الرابع و العشرين من شعبان سنة ۱۱۴۳ھ

(یہ کتاب شیخ محمد امین بن فضل اللہ محبی حنفیؒ کی کتاب ”نفحة الریحانة و رشحة طلاء الحانة“، جو کہ اصول حدیث کے اس سلسلہ تالیفات میں شمارہ نمبر ۵۶۳ پر گزر چکی ہے، کا ذیل ہے۔)

۶۱۶۔ ”تَبْتُ المَرَوِّیَات و أسماء الشیوخ“ للشیخ العلامة الفقیہ الأديب حامد بن علی بن ابراهیم بن عبد الرّحیم بن عماد الدین بن محبّ الدین العِمَادِی الدمشقی الحنفی ، مفتی الحنفیة بدمشق ، المولود بدمشق فی العاشر من جمادی الثانیة سنة ۱۱۰۳ھ ، المتوفی بها فی السادس من شوال سنة ۱۱۷۱ھ

(اس کتاب کا تذکرہ علامہ شیخ محمد زاہد الکوثریؒ نے ”ذیل تذکرة الحفاظ“ پر اپنی تعلیقات کے صفحہ ۸۳ اور صفحہ ۱۳۳ پر کیا ہے۔)

۶۱۷. ”شرح تراجم أبواب صحيح البخارى“ تالیف الشیخ الامام الشاہ ولی اللہ أحمد بن عبد الرحیم بن وجیه الدین المحدث الدهلوی الحنفی ، المولود يوم الأربعاء ، الرابع عشر من شوال سنة ۱۱۱۴ھ ، المتوفى بمدينة دهلي يوم السبت سلخ شهر الله المحرم سنة ۱۱۷۶ھ ( یہ کتاب طبع شدہ ہے جو کہ صحیح بخاری کے جلد اول کی ابتداء میں درج ہے، چنانچہ ”قدیمی کتب خانہ“ کراچی کے مطبوعہ صحیح البخاری میں موجود ہے۔ )

۶۱۸. ”مجلة الأعيان“ ( فى التراجم ) تالیف الشیخ الأديب الصوفى سعد الدين سليمان بن أمن الله بن عبد الرحمن بن محمد مُستقيم الرومى الحنفى ، الشهير بمُستقيم زاده ، المولود سنة ۱۱۳۱ھ ، المتوفى سنة ۱۲۰۲ھ

۶۱۹. ”عجائب الآثار فى التراجم والأخبار“ ( فى أربع مجلدات ) تالیف الشیخ المؤرخ المفتى عبد الرحمن بن الحسن بن ابراهيم بن الحسن بن على بن محمد بن عبد الرحمن الجبّرى العقيلى المصرى الحنفى ، المولود بالقاهرة سنة ۱۱۶۷ھ ، المتوفى مخنوقاً بطريق شبرا ، فى رمضان سنة ۱۲۳۷ھ

( یہ کتاب المطبعة الأزهرية مصر سے ۱۳۰۱ ہجری میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ )

۶۲۰. ”المُسلّسات الرضویة“ تالیف الامام العارف المحدث المسند الرجال الطیب الماهر أبی عبد الله محمد صالح الرضوى نسباً ، السمرقندى أصلاً و مولداً ، البخارى طلباً للعلم و شهرةً ، الأورنقاباذى نزىلاً و مفتياً ، ثم المدنى مسكناً و مدفناً ، الحنفى مذهباً ، المتوفى بالمدينة المنورة سنة ۱۲۶۳ھ

۶۲۱. ”الكلمة الباقية فى الأسانيد و المُسلّسات العالية“ ( بالعربية ) تالیف الشیخ الفاضل الصالح مولانا حبیب حیدر بن على أنور بن على أكبر بن حیدر على بن تراب على العلوى الكاكوروى الحنفى ، المولود بكاكورى فى السابع عشر من شوال سنة ۱۲۹۹ھ ، المتوفى فى السابع عشر من ربيع الأول سنة ۱۳۵۴ھ

۶۲۲. ”رسالة فى أصول الحديث“ ( بالعربية ) تالیف الشیخ الفاضل مولانا عبد اللطيف بن اسحاق السنبهلى الحنفى ، المتوفى فى الثانى عشر من جمادى الآخرة سنة ۱۳۷۹ھ

۶۲۳. ”لطف البارى فى شرح تراجم أبواب البخارى“ ( بالعربية ) تالیف الشیخ الفاضل مولانا عبد اللطيف بن اسحاق السنبهلى الحنفى ، المتوفى فى الثانى عشر من جمادى الآخرة سنة ۱۳۷۹ھ

۶۲۴۔ ”فن أسماء الرجال“ (بالأردنية) تالیف الشیخ الفاضل الدكتور مولانا تقی الدین الندوی المظاہری الحنفی، أستاذ الحديث بجامعة الامارات العربية المتحدة (العين)، البانی و المدير للجامعة الاسلامیة مظفر فور، قلندر فور، أعظم گڑھ، یو۔ پی، الہند، فرغ من تالیفہ یوم الاثنين، الحادی والعشرين من ربيع الأول سنة ۱۳۸۸ھ

(یہ کتاب جامعہ اسلامیہ، مظفر پور، ہندوستان کی طرف سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔)

۶۲۵۔ ”القول الفصیح فیما یتعلق بنقد أبواب الصّحیح“ (بالعربیة) تالیف الشیخ المحدث المحقق السید مولانا فخر الدین أحمد المراد آبادی، الحنفی، شیخ الحديث و صدر المدرّسين بدار العلوم دیوبند، المولود بهاپور من مضافات میرٹھ، الہند، سنة ۱۳۱۰ھ، المتوفی بمراد آباد، الہند، فی العشرين من صفر سنة ۱۳۹۲ھ

(اس میں صحیح بخاری کے ابواب کا آپس میں ربط بیان کیا گیا ہے، علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ اس کتاب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ ”توقد و ذکاء کا ایک عمدہ نمونہ ہے“۔ یہ کتاب طبع شدہ ہے)

۶۲۶۔ ”الأبواب و تراجم البخاری“ تالیف شیخ الحديث و التفسیر العلامة مولانا محمد ادریس الکاندھلوی الحنفی، المولود ببلدة بوفال، الہند، فی الثانی والعشرين من ربيع الثانی سنة ۱۳۱۷ھ، المتوفی بمدينة لاہور، پاکستان، فی الثامن من رجب سنة ۱۳۹۴ھ

۶۲۷۔ ”میزان الأخبار، فی أصول الحديث“ تالیف الشیخ العلامة المحدث الفقیہ الأصولی السید مولانا مفتی محمد عمیم الاحسان المجتہد البرکتی البہاری ثم الداکوی البنجلادیشی الحنفی، المولود ليلة الاثنين، الثانی والعشرين من محرم سنة ۱۳۲۹ھ، المتوفی یوم السبت، العاشر من شوال سنة ۱۳۹۵ھ

(یہ کتاب مختصر، مگر بہت مفید اور جامع کتاب ہے۔ جامعہ ازہر شریف، مصر کے أستاذ حدیث علامہ محدث ڈاکٹر أسامہ سید محمود ازہری نے اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے: ”میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو یہ باوجود مختصر ہونے کے بہت مفید اور علوم مصطلح الحدیث کے تمام مباحث کو جامع ہے، اور یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے درسی نصاب میں متداول متن کے طور پر درس پڑھایا جائے۔“

مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب کو اپنی دوسری کتاب ”فقہ السنن والآثار“، جو کہ اصول حدیث کے اس سلسلہ تالیفات میں شمارہ نمبر ۴۸۳ پر گزر چکی ہے، کا مقدمہ بنایا ہے۔ یہ کتاب میزان الاخبار ”فقہ السنن والآثار“ کے ساتھ یکجا شوال المکرم ۱۴۷۳ھ ہجری میں ”مطبع مجیدی“ کانپور، ہندوستان سے طبع ہو کر

شائع ہو چکی تھی اور یہ کتاب علیحدہ و مستقل طور پر میزان الاخبار فی مصطلح اہل الآثار کے نام سے ۱۴۳۳ ہجری میں دار البصائر قاہرہ، مصر سے بھی طبع ہو کر شائع ہوئی ہے، اور پھر دونوں کتابیں یکجا طور پر زمانہ قریب یعنی ۱۴۳۵ ہجری میں دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔)

۶۲۸. ”تحفة الأخیار بشرح میزان الأخبار“ تالیف الشیخ العلامة المحدث الفقیہ الأصولی السید مولانا مفتی محمد عمیم الاحسان المجتہد البرکتی البہاری ثم الذاکوی البنجلادیشی الحنفی، المولود ليلة الاثنين، الثاني والعشرين من محرم سنة ۱۳۲۹ھ، المتوفی يوم السبت، العاشر من شوال سنة ۱۳۹۵ھ

(یہ کتاب مولف رحمہ اللہ کی اپنی مذکورہ بالا کتاب ”میزان الاخبار“ کی اپنی شرح ہے۔)

۶۲۹. ”تلخیص مراسیل ابن ابی حاتم“ تالیف الشیخ العلامة المحدث الفقیہ الأصولی السید مولانا مفتی محمد عمیم الاحسان المجتہد البرکتی البہاری ثم الذاکوی البنجلادیشی الحنفی، المولود ليلة الاثنين، الثاني والعشرين من محرم سنة ۱۳۲۹ھ، المتوفی يوم السبت، العاشر من شوال سنة ۱۳۹۵ھ

۶۳۰. ”فہرس أسماء المدلسین و المختلطین“ تالیف الشیخ العلامة المحدث الفقیہ الأصولی السید مولانا مفتی محمد عمیم الاحسان المجتہد البرکتی البہاری ثم الذاکوی البنجلادیشی الحنفی، المولود ليلة الاثنين، الثاني والعشرين من محرم سنة ۱۳۲۹ھ، المتوفی يوم السبت، العاشر من شوال سنة ۱۳۹۵ھ

۶۳۱. ”تذکرۃ المحدثین“ تالیف الشیخ مولانا غلام رسول السعیدی الحنفی، طبع هذا الكتاب أول مرة في مطبعة أرشد برادرس، دہلی، فی ربیع الثانی سنة ۱۳۹۷ھ

(اس کتاب میں آئمہ اربعہ مجتہدین، امام محمد، امام طحاوی اور مصنفین صحاح ستہ کی شخصیات کے حالات زندگی، خدمات اور ان کی تصانیف کا تفصیلی تعارف... اور مقدمہ میں حدیث کی ضرورت، حجیت و تدوین اور اس کے بعد حدیث کی تعریف، اقسام اور کتب حدیث کی انواع اور بعض دیگر اصطلاحات کا مختصر بیان کیا گیا ہے)

۶۳۲. ”فضل الباری فی فقہ البخاری“ (فی أربع مجلدات ضخام) تالیف الشیخ المحدث مولانا عبد الرؤف بن مولانا عبد الکریم الہزاروی، الحنفی، المولود بهزاره، هريفور سنة ۱۳۱۳ھ، المتوفی يوم الخميس، الرابع عشر من ذی الحجة سنة ۱۳۹۸ھ

۶۳۳. ”الأبواب و التراجم لصحيح البخاری“ (فی خمس مجلدات) تالیف الشیخ

المحدث الكبير مولانا محمد زكريا الكاندهلوى المدنى ، الحنفى ، المولود فى الحادى عشر من رمضان المبارك سنة ١٣١٥ هـ ، المتوفى أول شعبان سنة ١٤٠٢ هـ  
( یہ کتاب ”دارالکتب العلمیہ“ بیروت، لبنان سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے )

۶۳۴. ”تحقیق ” کشف الأستار عن زوائد البزار للہیثمی “ تالیف الشیخ المحدث أبی المآثر مولانا حبیب الرحمن الأعظمی ، الحنفی ، المولود سنة ١٣١٩ هـ ، المتوفى فى الحادى عشر من رمضان المبارك سنة ١٤١٢ هـ

( یہ کتاب ”مؤسسۃ الرسالہ“ بیروت، لبنان سے پہلی بار ۱۴۰۴ ہجری میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ )  
۶۳۵. ”امام اعظم اور علم الحديث“ تالیف الشیخ العلامة مولانا محمد علی الصدیقى الكاندهلوى ، الحنفى ، المولود فى أول ربيع الأول سنة ١٣٢٨ هـ ، المتوفى بسيالكوت ، يوم الأربعاء ، العشرين من جمادى الثانية سنة ١٤١٣ هـ

( یہ کتاب کس درجے کی ہے؟ اس کا اندازہ مشاہیر عالم اور نابغہ روزگار شخصیات کے اُن تاثرات سے لگایا جاسکا ہے جو کتاب کے شروع میں منسلک ہیں۔ حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق افغانی نے فرمایا ہے: ”یہ کتاب صرف ایک تاریخی کتاب نہیں بلکہ دلائل حجیت حدیث، فقاہت واجتہاد، شرائط و خصوصیات، کتب حدیث و احوال محدثین، علم اصول الحدیث، علم الرجال کے قیمتی مباحث کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔“  
یہ کتاب ”مکتبۃ الحسن“ لاہور سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ )

۶۳۶. ”حدیث اور اہل حدیث“ تالیف الشیخ المحدث الفقیہ مولانا أنوار خورشید ، الحنفی ، خریج الجامعة المَدَنیَّة ، کریم پارک ، لاہور ، فرَغ من تالیف هذا الكتاب فى التاسع والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٤١٣ هـ

( یہ کتاب ”مکتبہ قاسمیہ“ لاہور سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے )

۶۳۷. ”تحقیق ” الْمُؤَقَّظَةُ لِلدَّهَبِ “ ( فى علم مصطلح الحديث ) تالیف العلامة المحدث الفقیہ الأصولی الأديب المسند الشیخ عبد الفتاح أبی غُدَّة الحَلَبِی الحنفی ابن محمد بن بشیر بن حسن ، المولود بِحَلَب فى السابع عشر من رجب سنة ١٣٣٦ هـ ، المتوفى بِریاض قُبیل فجر يوم الأحد ، التاسع من شَوَّال سنة ١٤١٧ هـ ، دفین المدينة المنورة

( یہ کتاب ”مکتب المطبوعات الاسلامیہ“ حلب، شام، اور ”دارالبشائر الاسلامیہ“ بیروت، لبنان سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے )

۶۳۸. ”التحقيق والتعليق على أربع رسائل في علوم الحديث“ تاليف العلامة المحدث الفقيه الأصولي الأديب المسند الشيخ عبد الفتاح أبي غدة الحلبي الحنفی ابن محمد بن بشير بن حسن، المولود بحلب في السابع عشر من رجب سنة ۱۳۳۷ هـ، المتوفى برياض قبيل فجر يوم الأحد، التاسع من شوال سنة ۱۴۱۷ هـ، دفن المدينة المنورة

(یہ کتاب ”مکتب المطبوعات الاسلامیہ“ حلب، شام سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

اور وہ رسائل اربعہ، جن پر شیخ ابوغده نے تحقیق و تعلق کی ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

۱. ”قاعدة في الجرح والتعديل“ للإمام تاج الدين عبد الوهاب بن علي السبكي
۲. ”قاعدة في المؤرخين“ للإمام تاج الدين عبد الوهاب بن علي السبكي
۳. ”المتكلمون في الرجال“ للإمام المؤرخ محمد بن عبد الرحمن السخاوي
۴. ”ذكر من يُعتدُّ قوله في الجرح والتعديل“ للإمام الحافظ المحدث المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي

۶۳۹. ”التحقيق والتعليق على خمس رسائل في علوم الحديث“ تاليف العلامة المحدث الفقيه الأصولي الأديب المسند الشيخ عبد الفتاح أبي غدة الحلبي الحنفی ابن محمد بن بشير بن حسن، المولود بحلب في السابع عشر من رجب سنة ۱۳۳۶ هـ، المتوفى برياض قبيل فجر يوم الأحد، التاسع من شوال سنة ۱۴۱۷ هـ، دفن المدينة المنورة

(یہ کتاب ”مکتب المطبوعات الاسلامیہ“ حلب، شام اور ”دار البشائر الاسلامیہ“ بیروت، لبنان سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

اور وہ رسائل خمسہ، جن پر شیخ ابوغده نے تحقیق و تعلق کی ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

۱. ”مقدمة التمهيد“ للحافظ ابن عبد البر الأندلسي
۲. ”رسالة في وصل البلاغات الأربعة في الموطأ“ للحافظ أبي عمرو بن الصلاح
۳. ”ما لا يسع المحدث جهله“ للمحدث الميانشي
۴. ”التسوية بين حدثنا وأخبرنا“ للإمام الطحاوي
۵. ”رسالة في جواز حذف (قال) عند قولهم حدثنا“ للعلامة المحقق محمد بن أحمد بنيس الفاسي

(یاد رہے کہ مقدمة التمهيد للحافظ ابن عبد البر پر شیخ ابوغده کی تحقیق و تعلق ہم نے اس سے قبل بھی ذکر کی

تھی جو کہ اُصولِ حدیث کے اس سلسلہ تالیفات میں شمارہ نمبر ۵۴ پر گزر چکی ہے، لیکن یہاں چونکہ شیخ ابوغدہ کی تحقیق و تعلیق رسائلِ خمسہ (جن میں مقدمہ التمهید بھی شامل ہے) پر یکجا اور ایک جلد میں آئی ہے، لہذا یہاں بھی مقدمہ التمهید پر تحقیق و تعلیق ذکر کی گئی۔

۶۴۰۔ ”روضة الأثر فی حلّ شرح نخبة الفكر“ (بالأردية) تالیف الشیخ مولانا محمد ریاض الدین البنغلادیشی، الحنفی، أستاذ الحديث بالجامعة المدنیة الاسلامیة، قاضی بازار سلہٹ، بنغلادیش، فَرَّغَ من تالیفه یوم السبت، السابع من رمضان المبارك سنة ۱۴۱۹ھ (یہ کتاب ”مدنی کتب خانہ“ کراچی سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے)

۶۴۱۔ ”الرائد لرجال مجمع الزوائد“ (بالعربیة) تالیف الشیخ الفاضل أبی یوسف مولانا محمد ولی درویش بن حضرت ولی بن اعتبار شاہ بن شیرو خان بابا، الحنفی، الأستاذ بجامعة العلوم الاسلامیة علامہ بنوری تاون کراتشی، المولود بقرية ”بھادر کلی“ بشاور سنة ۱۳۶۳ھ، المتوفی بقندهار، أفغانستان، يوم الخميس، السابع من ربيع الثاني سنة ۱۴۲۰ھ

۶۴۲۔ ”التعقیبات علی صاحب الدراسات“ تالیف الشیخ العلامة المحدث الفقیہ المحقق مولانا عبد الرشید النعمانی الحنفی، المولود فی الثامن عشر من ذی القعدة سنة ۱۳۲۳ھ، المتوفی فی التاسع و العشرین من ربيع الثاني سنة ۱۴۲۰ھ

(دراسات اللیب فی الاسوة الحسنة بالجیب سندھ کے مشہور عالم ملا محمد الملقب بالامین السندی ۱۱۶۱ھ کی تالیف ہے، اس کتاب میں بارہ دراسات ہیں جو فنِ حدیث، اُصولِ حدیث، صحیحین اور فقہ کے اہم مباحث سے تعلق رکھتے ہیں، مولف نے اہل سنت کے جادہ اعتدال سے ہٹتے ہوئے اپنے بہت سے تفردات بھی ذکر کئے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ معتقدات میں رفض، اعتزال، تشیع اور اہل بدعت سے زیادہ قریب ہو گئے ہیں، یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۲۸۴ھ میں لاہور سے اور دوسری مرتبہ ۱۳۷۷ھ میں سندھی ادبی بورڈ کراچی کے زیر اہتمام طبع اور شائع ہوئی۔

حضرت علامہ مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب نے اس کتاب پر مقدمہ کے علاوہ مولف کے مفصل حالات اور نہایت مفید حواشی تحریر کئے ہیں۔ فنِ حدیث، اُصولِ حدیث، نیز اُصول و فروع میں ملا محمد امین کے تفردات، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر مطاعن، نیز اُن کے معتقدات کا بھرپور دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔ خود راقم ہیں:

و أما التعلیقات الّتی کتبتُ علیها فأکثرها اعتراضات علیہ و مباحثات معه فیما یتعلّق بالحديث و علومه و أما النّقد التّفصیلی فقد أغنانا عنه العلامتان الحجتان الفقیهان الشّیخ عبد اللّطیف و ابنه الشّیخ ابراهیم التّتویان بما انتقدا علیہ فی ” ذبّ ذبابات الدّراسات “ ، و ” القسطاس المستقیم “ رحمهما اللّٰه و طاب ثراهما ، و سمّیت هذه التّعلیقات بالتّعقیبات علی صاحب الدّراسات۔

۶۳۳۔ ” شذرات الذّهب المُنيفة من کلمات أئمّة الجرح و التّعديل فی توثیق الامام أبی حنیفة “ ( بالعربیة ) تالیف الشّیخ مولانا کریم اللّٰه عابر النّورستانی الأرنسی الحنفی ، فرَغ من تالیفه لیلة الأحد ، السّادس و العشرین من محرّم الحرام سنة ۱۴۳۰ھ ( یہ کتاب طبع شدہ ہے )

۶۳۴۔ ” علوم الحديث “ ( بالأردیة ) تالیف الشّیخ الذّکّور محمّد باقر خان خاڪوانی ، الحنفی ، فرَغ من تالیفه یوم الأحد التّاسع عشر من صفر سنة ۱۴۳۰ھ

( یہ کتاب ” ادارہ ادبیات “ لاہور سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے )

۶۳۵۔ ” فقہاء کے اُصول حدیث “ تالیف الشّیخ الذّکّور محمّد باقر خان خاڪوانی ، الحنفی ، فرَغ من تالیفه یوم الثّلاثاء العاشر من جمادی الاوّلی سنة ۱۴۳۰ھ

( یہ کتاب ” ادارہ ادبیات “ لاہور سے طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے )

۶۳۶۔ ” حجّیة أفعال رسول اللّٰه ﷺ أُصولیًا و حَدِیثًا “ تالیف الشّیخ الفاضل العلامۃ المحقّق محمّد بن محمّد عوّامۃ الحلبی الحنفی ، نزیل المدینۃ المنوّرة ، المولود ( حفظہ اللّٰه ) بمدینۃ حَلَب فی الرّابع عشر من ذی الحجّة سنة ۱۳۵۸ھ ، فرَغ من تالیف هذا الکتاب فی الثّالث من ربیع الأوّل سنة ۱۴۳۱ھ

( یہ کتاب ” دار المنہاج “ جدہ اور ” دار الیسر “ مدینہ منورہ سے طبع ہو کر شائع ہوئی ہے )

۶۳۷۔ ” مبادیات حدیث “ تالیف الشّیخ مولانا مفتی أحمد ، خان پوری ، الحنفی ، طُبِعَ هذا الکتاب فی مکتبة بیت العلم ، کراتشی ، سنة ۱۴۳۲ھ

۶۳۸۔ ” صفوة النّیابة بِلقاء أبی حنیفة الصّحابة “ تالیف الشّیخ الذّکّور مولانا مفتی فخر الدّین بن عثمان الغلّانی ، الحنفی ، الأستاذ فی علوم الحديث بِجامعة المنتصر شاه لطیف تاون ، کراتشی ، پاکستان ، و الأستاذ و معین قسم التّصنیف و التّحقیق بِجامعة دار العلوم کراتشی ( سابقًا ) ، فرَغ من تالیف هذا الکتاب یوم الاثنین ، السّابع من ربیع الآخر سنة ۱۴۳۴ھ

(یہ کتاب ”مکتبۃ السعاده“ مجاہد کالونی نارتھ ناظم آباد کراچی سے طبع ہو کر شائع ہوئی ہے۔)

۶۳۹. ”خلاصۃ شرح نخبۃ الفکر“ تالیف الشیخ ابی محمد مولانا عطاء اللہ بن محمد امین

، ظریف خیل ، الحنفی ، طبع هذا الكتاب في مطبعة دار الناشر ، لاہور ، سنة ۱۴۳۴ھ

(اس کتاب میں مولف نے شرح نخبۃ الفکر کی مباحث کو نقوش کی مدد سے سمجھایا ہے، اس طرح کہ سب سے پہلے جدول (نقشہ) کو رکھا گیا ہے اور پھر اس کی وضاحت کے بعد ہر ایک اصطلاح حدیث کے لئے ایک مثال پیش کی ہے جس کو سہل انداز میں مشل لہ پر منطبق کر کے مشکل مباحث کو ایک آسان سانچہ میں ڈھال دیا ہے)

۶۵۰. ”امام اعظم ابوحنیفہ کا محلثانہ مقام“ (فی مجلّٰدین) تالیف الشیخ مولانا محمد

نعمان ، الحنفی ، خریج الجامعة الاسلامیة علامہ بنوری تاون کراتشی ، فرغ من تالیف هذا

الكتاب في ربيع الثاني سنة ۱۴۳۵ھ

[یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سوانح، آپ کی تابعیت، شہر کوفہ کی قدر و منزلت، دس محدثین اساتذہ و تلامذہ کا تعارف، امام اعظم کی جلالت شان سو (۱۰۰) اکابر اہل علم کی نظر میں، آپ کے اصول حدیث، فن حدیث اور رجال میں مہارت، کتاب الآثار کا تفصیلی تعارف، اُنتیس مسانید اور اُن کے مصنفین کا تعارف، صحابہ سے روایت حدیث، محدثین کی نظر میں آپ کی بلند پایہ فقہت کا بیان، تالیفات امام اعظم، فقہ حنفی کے خصائص و امتیازات، آپ پر نقد و جرح اور اس کے تفصیلی جوابات، آپ کی ذکاوت کے پچاس دلچسپ واقعات، دو ہزار (۲۰۰۰) سے زیادہ حوالہ جات سے مزین کتاب ہے۔ یہ کتاب ”دارالناشر“ لاہور سے طبع ہو کر شائع ہوئی ہے۔]

اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے یہاں تک اصول حدیث کے اس سلسلہ مضامین میں حضرات علماء

احناف کی چھ سو پچاس (۶۵۰) تالیفات جلیلہ کا تذکرہ ہو چکا، باقی ماندہ دیگر تالیفات کو اللہ تعالیٰ کی توفیق

اور مدد سے آئندہ ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَ سَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

نوٹ: اگر قارئین الحق ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت حیات و خدمات مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ

نمبر خریدنے کے خواہش مند ہوں تو ان کیلئے خصوصی رعایت کرتے ہوئے صرف مبلغ ۳۲۰ روپے ڈاک

خرچ کے، ارسال کیا جاسکے گا۔ آرڈر کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔